بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD No. L. 5254

فون نمبر ۹

جلد ۴۸/۱۳ ۲۱ شہادت ۱۳۳۸ھش ۲۱ اپریل ۱۹۵۹ء نمبر ۹۲

جماعت احمدیہ کی چالیسویں مجلس مشاورت بخیروخوبی اختتام پذیر ہوگئی

صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ۴۰ لاکھ پر مشتمل میزانیوں کی متفقہ طور پر منظوری

ربوہ ۱۹ اپریل۔ جماعت احمدیہ کی چالیسویں مجلس مشاورت کل دوپہر کو پُرسوز اجتماعی دعا کے بعد بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوگئی۔ مجلس مشاورت نے جو تعلیم الاسلام کالج کے وسیع و عریض ہال میں منعقد ہوئی۔ بعض دیگر اہم تجاویز کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کے آئندہ سال کے بجٹ آمد و خرچ کو متفقہ طور پر منظور کرنے کی سفارش کی۔ جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی منظور فرمالیا۔

دونوں انجمنوں کے میزانیوں کی مجموعی رقم ۴۰ لاکھ روپے سے بھی زائد ہے۔ اس رقم کا معتدبہ حصہ آئندہ سال اسلام کی ترقی و استحکام قرآن مجید اور دیگر اسلامی لٹریچر کی اشاعت اور مساجد کی تعمیر پر خرچ کیا جائے گا۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ایک عرصہ سے ناساز اور کمزور چلی آرہی ہے۔ لیکن باوجود ناسازی طبع کے حضور نے دونوں دن تشریف لاکر مجلس مشاورت کی صدارت فرمائی۔ اور نمائندگان کو اہم اور قیمتی ہدایات سے نوازا۔ پروگرام کے مطابق مجلس شوریٰ کا اجلاس تین دن تک جاری رہنا تھا۔ لیکن حضور کی علالت طبع کے پیش نظر کارروائی کو مختصر کردیا گیا اور دوسرے دن کے پہلے اجلاس میں ہی مجلس نے ایجنڈا پر درج شدہ جملہ امور پر غور وفکر کرکے اپنی سفارشات حضور کی خدمت میں پیش کردیں اور ۱۱ بجے قبل از دوپہر حضور اقدس نے اجتماعی دعا کے بعد مجلس کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان فرمادیا۔

پاکستان امریکہ کو قدرتی گیس مہیا کرے گا

امریکی امداد سے متعلقہ معاملات کو آخری شکل دینے کے لئے وزیر خزانہ پھر امریکہ جائینگے

کراچی ۲۰ اپریل۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے بتایا ہے۔ کہ میں عنقریب پھر امریکہ جاؤں گا۔ تاکہ پاکستان کیلئے امریکی امداد سے متعلقہ معاملات کو آخری شکل دے سکوں۔ مسٹر محمد شعیب نے یہ امکان بھی ظاہر کیا کہ پاکستان امریکہ کو سیال صورت میں قدرتی گیس برآمد کرے گا۔ مسٹر محمد شعیب کل صبح ڈھاکہ سے کراچی واپس پہنچ گئے

آپ نے کہا کہ میں کوئی ڈیڑھ ماہ تک امریکہ روانہ ہوں گا۔ جہاں میں زیادہ تر عالمی بنک کے معاملات کی طرف توجہ دوں گا۔ اس موقعہ پر امریکی وزارت خارجہ کے حکام سے آئندہ سال پاکستان کو ملنے والی امریکی امداد کے متعلق بات چیت بھی مکمل کروں گا۔

وزیر خزانہ نے اپنے دورۂ مشرقی پاکستان کو دلچسپ اور معلومات افزا قرار دیا۔ جب وزیر خزانہ کو یہ بتایا گیا۔ کہ بھارت مغربی بنگال کے ذریعے مشرقی پاکستان کی برآمدات کے راستہ میں مشکلات پیدا کر رہا ہے۔ تو وزیر خزانہ نے کہا ہم بہت جلد بھارت سے تجارتی بات چیت شروع کرنے والے ہیں۔ چنانچہ ہم ایسے سب معاملات پر غور کریں گے۔ وزیر خزانہ نے کہا حقیقت یہ ہے کہ بھارت کو اب تک پاکستانی سامان کے لئے عملاً کوئی زرمبادلہ صرف نہیں کرنا پڑا۔ لیکن ہم نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ ہم کسی ملک کو جو چیز بھی برآمد کریں گے۔ اس کی قیمت ہم زرمبادلہ کی شکل میں وصول کریں گے۔

شاہ حسین نیویارک سے لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۲۰ اپریل۔ اردن کے شاہ حسین کل بذریعہ طیارہ نیویارک سے لنڈن پہنچے شاہ حسین برطانیہ کا دس روزہ غیر سرکاری دورہ کریں گے کل انہوں نے ونڈسر کیسل میں ملکہ الزبتھ کے ساتھ لنچ کھایا۔ برطانیہ میں اپنے قیام کے دوران میں شاہ حسین وزیر اعظم مسٹر میکملن اور وزیر خارجہ مسٹر سلون لائیڈ سے بات چیت کریں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ اپریل۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کمر درد اور پاؤں میں نقرس کی تکلیف کے باعث عرصہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب خاص توجہ التزام اور درد والحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے آمین

سیرت حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا پر جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار ربوہ کی طرف سے آج مورخہ ۲۰ اپریل بروز پیر بعد نماز مغرب گول بازار میں سیرت حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا پر جو جلسہ ہو رہا ہے۔ اس میں محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) صدارت کے فرائض سرانجام دیں گے۔ جلسہ میں حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا ایک ریکارڈ کیا ہوا پیغام بھی پیش کیا جائے گا۔ نیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا وہ پیغام بھی سنایا جائے گا۔ جو حضرت سیدہ موصوفہ نے خاص اس جلسہ کے لئے ارسال فرمایا ہے۔ مزید برآں محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی سیرت طیبہ پر تقاریر فرمائیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔

(زعیم مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار ربوہ)

پاکستان ٹائمز اور امروز کے لئے حکومت نے ایڈمنسٹریٹر مقرر کردیا

کراچی ۱۹ اپریل۔ حکومت پاکستان نے کل ایک حکم کے ذریعہ پاکستان ٹائمز امروز اور لیل و نہار شائع کرنے والی کمپنی پروگریسو پیپرز لمیٹڈ کے ڈائریکٹروں کا بورڈ توڑ دیا۔ اور اس کا انتظام معاہدۂ بغداد کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل اور سابق ڈائریکٹر تعلقات عامہ مغربی پاکستان مسٹر محمد سرفراز کے سپرد کردیا۔

ایک سرکاری حکم میں کہا گیا ہے کہ مرکزی حکومت نے یہ اقدام اس لئے کیا ہے کہ پاکستان ٹائمز امروز اور لیل و نہار میں ایسی خبریں اور اطلاعات شائع ہوتی رہی ہیں [illegible] سے پاکستان کی سلامتی کے لئے خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

محترم ملک حسن محمد صاحب سمبڑیالوی رضی اللہ عنہ وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اور بزرگ صحابی محترم جناب ملک حسن محمد صاحب رضی اللہ عنہ سمبڑیالوی ثم قادیانی مورخہ ۱۶ اپریل صبح سوا سات بجے کراچی میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترم ملک حسن محمد صاحب کا جنازہ ان کے بیٹے مکرم ملک نصر اللہ خان صاحب بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی سے مورخہ ۱۷ اپریل ربوہ لائے۔ نماز مغرب کے بعد (باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۱۲ر اپریل ۱۹۵۹ء

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

کچھ عرصہ سے صوفی نذیر احمد صاحب نے صدق جدید لکھنؤ کے ذریعہ ایک تحریک شروع کر رکھی ہے۔ جس کا لب لباب یہ ہے کہ سب اسلامی گروہوں اور جماعتوں کو ملکر ایک محاذ پر جمع ہو جانا چاہیئے۔ چنانچہ صدق جدید مذکور کی ایک حالیہ گزشتہ اشاعت میں آپ نے بھارت میں کمیونزم کے خطرہ کا احساس کرتے ہوئے مسلمانوں کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ اس کے مقابلہ کے لئے متحد ہو کر کھڑے ہو جائیں۔

جیسا کہ ہم نے الفضل میں پہلے بھی ذکر کیا ہے۔ تقریباً اسی قسم کا ایک مضمون مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی کا عربی میں شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ الفرقان لکھنؤ میں شائع ہوا ہے ہم نے اس مضمون کے چند حوالے الفضل میں شائع کئے ہیں۔ ذیل میں ہم صدق جدید لکھنؤ سے ایک مراسلہ اور مدیر صاحب صدق جدید کا جواب بعینہٖ نقل کرتے ہیں۔ فھو ھذا

مراسلہ :—

آپ کی صدق بھری صدیقیت سے جہاں واقف ہے۔ ناچیز یہ بھی جانتا ہے کہ آپ اپنی موجودہ عمر میں ملت کی اہم ترین ذمہ داری بھی اپنے سر لینا نہیں چاہتے۔ اس سلسلہ میں آپ کی بہت سی "مراحتیں" صدق میں آتی رہتی ہیں۔ تاہم ایک اہم مسئلہ جسے صوفی نذیر احمد صاحب نے صدق میں چھیڑا ہے اور لوگوں کے سامنے ایک "بروقت گذارش" لائے ہیں۔ اور عائدین جمعیتہ سے خصوصی گزارش کی ہے۔ وہ اگر صدا صحرا ہو تو ناچیز کی آپ سے گزارش ہے کہ آپ پیش قدمی فرما کر اگر حسب ذیل راہ نما ملت کو یکجا ہونے کی دعوت دیں۔ تو کیا عجب خدا آپ ہی کے ذریعہ سے یہ کام انجام دلادے۔ نیز اگر آپ لوگوں کو دعوت دیجئے تو یقین ہے لوگ اپنی اپنی گروہ بندیوں سے الگ ہو کر ضرور ایک جگہ جمع ہو جائینگے اور ملک و ملت کے ماسوا اقلیت کا ایک بہت بڑا کام انجام پا جائے گا۔ اگر ایسا ہوا تو ملک کے ہزاروں نوجوان آپ حضرات کے ممنون ہوں گے۔

(۱) مولانا ابواللیث صاحب ندوی اصلاحی (۲) مولانا محمد منظور صاحب نعمانی (۳) مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی (۴) مولانا حفظ الرحمٰن صاحب ناظم عمومی جمعیتہ (۵) مولانا قاری محمد طیب صاحب دیوبند (۶) مولانا عنایت اللہ صاحب امیر شریعت بہار (۷) مولانا صوفی نذیر احمد صاحب (۸) مولانا امام الدین صاحب رام نگری وغیرہم

امید ہے کہ ناچیز کی اس گزارش پر غور فرمایا جائے گا۔

فقط والسلام عاذق ضیائی سہسرام بہار، پرگنہ

صدق :- اہل تدبیر کی واماندگیاں
آبلے پر بھی حنا باندھتے ہیں

جس شخص کو کسی پبلک جلسہ میں محض شرکت تک بار ہو رہی ہو۔ اور جس نے سالہا سال سے کسی پبلک جلسہ میں شرکت تک نہ کی ہو۔ اس سے یہ توقع رکھنا کہ وہ اکابر کی کانفرنس کا انتظام اپنے سر لے گا۔ حسن ظن کی عجیب اور انتہائی مثال ہے"۔

(صدق جدید ۱۰ر اپریل ۱۹۵۹ء)

ہمیں اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ بعض حساس دلوں کے دل میں ایسے اعلیٰ خیال پیدا ہو رہے ہیں۔ اور وہ اس کو عملی صورت دینے کے بھی دل سے خواہشمند ہیں۔ لیکن ہمیں اس کا بھی بڑا افسوس ہے۔ کہ عملی قدم اٹھانا تو کجا ابھی تک یہ اصحاب کسی ایک بات میں بھی متفق نہیں ہو سکے۔ ذیل میں صوفی نذیر احمد صاحب کے ایک نوٹ کی چند سطور ملاحظہ ہوں

"پر سال کا واقعہ ہے کہ ایک دن دہلی میں دفتر جمعیت میں برادرم مولوی حفظ الرحمٰن صاحب سے ایک تلخ بحث ہو رہی تھی۔ مولوی صاحب نے تلخ ہو کر مجھ سے کہا کہ میاں ادھر ادھر کی باتوں میں تو ہم لوگ نہیں الجھیں گے۔ البتہ اگر کوئی متعین مخصوص راہ عمل متعین کر سکتے ہو۔ تو ہم لوگ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس پر چل کھڑے ہوں گے۔ اس وقت تو میں نے بحث کو اسکی آخری منطقیانہ حد تک پہنچانے کی کوشش نہیں کی۔ مگر اب عرض گذار ہوں کہ راہ عمل کا تعین کرنے والا میں کون ہوتا ہوں۔ یہ کام تو ان لوگوں کا ہے کہ جنہیں امت کے کسی نہ کسی معتدبہ حصے کا اعتماد حاصل ہے وغیرہ وغیرہ"

(صدق جدید ۲۰ر مارچ ۱۹۵۹ء)

ان حوالوں سے ہماری غرض صرف یہ دکھانا ہے کہ باوجود انتہائی خواہش کے احیاء و تجدید دین متین تدابیر پر انحصار نہیں رکھتی۔ انجمن سازیاں اور مجالس برپا یاں ایک حد تک تو اصلاحی کام ضرور کر سکتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے دین کو از سر نو زندہ کرنا ایسی متحدہ کوششوں کے بس کی بات نہیں۔ ذرا تاریخ اسلام پر ایک نظر دوڑائیے آپ کو نظر آئے گا۔ کہ جو لوگ احیاء و تجدید کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے تن تنہا کھڑے ہو کر یہ کام کیا۔ اور لوگ خود بخود ان کے گرد جمع ہوتے رہے ہیں۔ حضرت امام غزالیؒ، حضرت محی الدین ابن عربیؒ، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت سید احمد سرہندیؒ، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ اور حضرت سید احمد بریلویؒ نے بے شک دعوت و ارشاد کا کام کیا۔ وہ کون نہیں جانتا لیکن انہوں نے اس کام کے لئے نہ تو مختلف فرقوں کے علماء کو کانفرنسیں کر کے دعوت دی۔ اور اگر دی بھی۔ تو اس کا انتظار نہیں کیا کہ کوئی آگے آتا ہے یا نہیں۔ وہ کام کرتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد کی۔ سچ یہ ہے کہ اگر یہ مجددین اور مصلحین اپنے آپ پر اعتماد نہ رکھتے۔ تو کس طرح وہ اتنا عظیم الشان کام کر سکتے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان لوگوں میں ایسی خود اعتمادی کہاں سے آئی۔ جس کا فقدان آجکل کے مصلحین میں ہم مندرجہ بالا حوالوں سے دیکھ رہے ہیں۔ یہ خود اعتمادی یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی۔ جس نے قرآن کریم میں وعدہ فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا
لہ لحافظون۔

یہی خود اعتمادی ہے جس کا نظارہ ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کردار میں آج اپنی آنکھوں کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس زمانہ میں احیاء و تجدید اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا کیا گیا ہوں۔ بیشک آپ نے زمانہ کے اہل علم حضرات اور عام مسلمانوں کو اس طرف دعوت دی۔ لیکن آپ دعوت دے کر خاموش نہیں ہو گئے۔ اور یہ انتظار نہ کیا کہ کون میرا ساتھ دیتا ہے۔ اور کون نہیں ساتھ دیتا۔ کون خاموش رہتا ہے۔ اور کون مخالفت پر کھڑا ہوتا ہے۔ آپ اپنی دھن میں لگے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ ایک فعال جماعت کھڑی کرنے میں کامیاب ہوئے جو آپ کے بعد بھی آپ کے خلفاء کی قیادت میں دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی جا رہی ہے آؤ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح حیات کا مطالعہ کرو۔ آپ کی تصنیفات اور آپ کے کارناموں کی جانچ پڑتال کرو۔ آپکو کہیں بدیقینی۔ بے اعتمادی کا شائبہ بھی کہیں نظر نہیں آئے گا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر شروع ہی میں فرمایا کہ

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا۔ جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔ اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھوویں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔ اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے روبراہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے موثر ہو۔ اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلق کے لئے بھیجکر ایسا کیا۔ اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت اسلام کو منقسم کر دیا"۔

(رسالہ فتح اسلام صفحہ ۱۵ تا ۱۸)

ایک اہم مسئلہ

یہ امر واضح ہے کہ کسی ملک کے حقیقی معمار اس ملک کے مزدور ہی ہوتے ہیں۔ آجکل بھی جبکہ بہت سا کام مشینری کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ کوئی فیکٹری اور کوئی کارخانہ بغیر مزدوروں کے نہیں چل سکتا۔ مزدوروں کی اس زمانہ میں اتنی اہمیت ہے کہ آج سب سے بڑا مسئلہ تمام دنیا میں سرمایہ دار اور مزدور کا مسئلہ بن چکا ہے اور مسئلہ مقامی اور محدود نہیں رہا بلکہ ایک اصولی اور نظریاتی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔

اشتراکیت اور سرمایہ دارانہ نظام کی جو کشمکش ہے۔ وہ اسی عظیم مسئلہ کی ایک شاخ ہے۔ خیر یہ تو ایک نظریاتی عالمی کشمکش کا مسئلہ ہے۔ اس کے علاوہ بھی خود سرمایہ دارانہ جمہوریتوں میں بھی یہ مسئلہ بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ اور کوئی حکومت اس وقت تک کامیابی سے اپنا کام نہیں کر سکتی۔ جب تک اس مسئلہ کو کماحقہ حل کرنے کی کوشش نہ کرے۔

اشتراکیت نے اس مسئلہ کے متعلق جو موقف اختیار کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ جو اصولی اور نظریاتی سوال لپیٹ دیئے ہیں۔ وہ اپنی جگہ پر نہایت اہم اور خطرناک ہیں۔ اور دنیا کے مدبرین ان کو حل کرنے کے متعلق بہت کچھ سوچ رہے ہیں۔ لیکن ان پیچیدہ سوالوں کے علاوہ بھی ہر ملک میں سرمایہ دار اور مزدوروں کے مسائل کافی پیچیدگیاں پیدا کر رہے ہیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

انگلستان میں تبلیغ اسلام

مشن ہاؤس میں اہم علمی مجالس کا انعقاد۔ سفیر انڈونیشیا کی تشریف آوری اور تقریر۔ چار افراد کا قبولِ اسلام

ششماہی رپورٹ احمدیہ مشن لنڈن از جولائی تا دسمبر ۱۹۵۸ء

(از مکرم محمد عبد الوہاب صاحب بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

اہم علمی مجالس کا انعقاد

عرصہ زیر رپورٹ میں احمدیہ مشن ہاؤس لنڈن نے بارہ اہم علمی مجالس منعقد کرنے کا انتظام کیا۔ جن میں مختلف علمی اور مذہبی سوسائٹیوں کے نمائندگان نے اپنے اپنے نظریات پیش کئے جن کے بعد ہم نے اسلامی عقائد و اصول کی برتری پر روشنی ڈالی اور اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کیا معزز مہمان اسلام کی برتری اور سادہ تعلیم سے بہت متاثر ہوئے۔

۱۔ ڈاکٹر محمد نسیم صاحب نے "قائد اعظم اور پاکستان" کے موضوع پر تقریر کی اور ہند و پاکستان کے مسلمانوں کی قومی جد و جہد کی تفصیل بیان کی۔

مسٹر لیزلی سمتھ جو تھیوسوفی کے پیرو ہیں انہوں نے "دنیا کی ضرورت حاضرہ" پر تقریر کرتے ہوئے تھیوسوفی نقطہ نگاہ سے اللہ تعالیٰ کا تصور بیان کیا۔ اور کہا کہ اس تصور کے متعلق لوگ جو چاہیں خیال رکھیں اسکو کوئی اہمیت نہیں صرف تھیوسوفی کی سوسائیٹی کے ساتھ متحد ہو جائیں۔

اس پر ہم نے اللہ تعالیٰ کا صحیح اسلامی تصور اور عملی زندہ تعلق کو پیش کیا اور ماضی اور حال کے تعلق باللہ کے زندہ نشانات بیان کئے جس نے انسانی فطرت کو یقین کی شاہراہ پر گامزن کر دیا۔ آخر میں مسٹر ناصر سکر ونو (نومسلم) نے اپنے صدارتی خطاب "بین الاسلامی تعلیم کا اثر" کے موضوع پر اپنے تاثرات کو پیش کیا۔

۲۔ مسٹر سپائیر پریذیڈنٹ جے ہوواونس ایسوسی ایشن نے اپنے لیکچر میں اپنی نئی عیسائی موومنٹ کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ نہ ہم تثلیث کے قائل ہیں اور نہ ہی مسیح کی بعثت ثانی کے قائل ہیں۔ بلکہ بعثت ثانی کے معنی یہ سمجھتے ہیں کہ خدائی حکومت دنیا میں قائم ہو جائے گی۔ اور جنگ اور قتل و غارت کو یکسر دنیا سے نابود کر دیا جائے گا اور یہ حالات پیدا ہوتے جا رہے ہیں۔

ہماری طرف سے ان پیشگوئیوں کی صحیح تعبیر بیان کرتے ہوئے بتایا گیا کہ مسیح اوّل کا مثیل ان کے روحانی صفات میں آگیا ہے اور لوگ اس کے مسیحائی نفس سے فیض پا کر نیک کاموں سے محبت کرنے لگ گئے ہیں۔ اور بدی کو نفرت اور بیزاری سے چھوڑ رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کی پاکیزہ بادشاہت دنیا میں اس پاک سوسائٹی کے ذریعہ پھیلتی جا رہی ہے

۳۔ ایک اجلاس میں مسلم ایسوسی ایشن اور جیوئش کرسچن سوسائٹی کے ممبران مدعو تھے مکرم امام صاحب مسجد لنڈن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبداللہ آتھم ڈاکٹر ڈوئی اور لیکھرام کے متعلق پیشگوئیوں کو پڑھ کر سنایا اور وضاحت سے بتایا کہ کس طرح یہ نشانات اپنے وقت پر حرف بحرف پورے ہوئے۔ مکرم عبد العزیز صاحب ڈین نے قرآن مجید کی عظیم الشان پیشگوئیاں بیان کیں۔

۴۔ ۲۲ اگست کو مسٹر محمد مسعود صاحب PCSS کی صدارت میں ڈاکٹر محمد نسیم صاحب نے "ہندوستان میں مسلمانوں کی اصلاح اور علیگڑھ موومنٹ" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے سر سید احمد خانصاحب کی خدمات کو بیان کر کے موجودہ قومی ترقی کے سلسلے میں مسلمانوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

۵۔ ۱۴ ستمبر کو ایک علمی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں "دنیا کی بزرگ تر عیسائی روحانی لیگ" کے وائس پریذیڈنٹ مسٹر جے سائمن نے "روحوں کی بڑی دنیا" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فوت شدہ لوگوں کی ارواح سے تعلق پیدا کرنے کے متعلق اپنے خیالات اور نظریات کو پیش کیا۔ حاضرین نے آپ کی تقریر پر بہت سے سوالات کئے۔ جس کے بعد مکرم میر عبد السلام صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی اور بتایا کہ موہوم اور نظری امور سے عملاً کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ انسان نیکوں کی پیروی کر کے ان کا ہم رنگ بن کر اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق مکاشفات کے ذریعہ علمی اور عملی فوائد حاصل کر سکتا ہے۔ اور کرتا ہے۔

۶۔ ۲۸ ستمبر کو ملک خلیل الرحمٰن صاحب نے نظریہ ارتقاء کے متعلق اسلامی نظریہ کو قرآنی حوالوں سے پیش کیا۔ جناب امام صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات پر تقریر کی اور معترضین کے جوابات دیئے۔

۷۔ ۱۲ اکتوبر کو Mr David Tutaew ممبر لنڈن کونسل نے The Parity of Esteem کے موضوع پر خطاب کیا آپ Russian Orthodox Church سے تعلق رکھتے ہیں اور محض اپنی ذاتی قابلیت کی وجہ سے لنڈن کاؤنٹی کونسل کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں اسلامی تعلیم کی تعریف کی۔

بعد ازاں مقرر کی فرمائش پر مکرم امام صاحب مسجد لنڈن نے اسلام اور سوشلزم کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ اسلام میں ہر فرد کی قدر و قیمت اس کی نیکی اور خدمت خلق پر مبنی ہے۔ اور آج دنیا میں گورے کالے کا امتیاز کا سوال صرف اسلام کی پیروی سے مٹ سکتا ہے۔

۸۔ ۲۶ اکتوبر کی میٹنگ میں مسٹر جان مورل نے "مسیح صلیب پر مر گئے" کے موضوع پر تقریر کی جس کے بعد امام صاحب نے اس مسئلہ پر احمدیت کی تحقیقات کو پیش کیا کہ حضرت مسیح صلیب سے زندہ بیہوشی کی حالت میں اتار لئے گئے پھر علاج معالجہ کے بعد مخفی طور پر وہاں سے کشمیر ہجرت کر گئے وہاں ان کی قبر موجود ہے۔ آپ نے اس کی تائید میں اناجیل اور عیسائی کتب کے حوالے دیئے اور موجودہ عیسائی نویسندگان کی تحریرات پڑھ کر سنائیں

۹۔ ریورنڈ جان ڈی ازصاحب یہودی عالم نے "وسیع خیال یہودیت" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور کہا کہ انجیل اچھی کتاب ہے۔ لیکن اس میں بعض عجیب قصے ہیں جن کی وجہ سے خدائی کلام ثابت نہیں ہوتا۔

بعد ازاں امام صاحب نے اپنی تحقیقات پیش کی کہ تورات اور انجیل مخصوص قوم کیلئے اور معین وقت کے لئے تھیں۔ اس کے بعد ضروری نہیں تھا کہ ان کی حفاظت کا انتظام قائم رکھا جاتا۔ چنانچہ تورات و انجیل دونوں میں تحریف واقع ہو گئی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کامل تعلیم سب قوموں کے لئے اور ہر زمانہ کے لئے قرآن مجید کی صورت میں نازل فرما دی۔ جس میں کسی طرح سے تحریف راہ نہیں پا سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کی حفاظت کا ہمیشہ کے لئے انتظام فرما دیا ہے۔ اور یہ انسان کی ہر ضرورت کے لئے مکمل ہدایت ہے۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا

ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو، کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت اس کے کہنے میں کہاں تک ہے جب تک یہ نہ سوچ لو مت بولو۔ ایسے بولنے سے جو شرارت کا باعث اور فساد کا موجب ہو۔ نہ بولنا بہتر ہے۔ لیکن یہ بھی مومن کی شان سے بعید ہے کہ امر حق کے اظہار میں رُکے۔ اس وقت کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اور خوف زبان کو نہ روکے دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی نبوت کا اعلان کیا تو اپنے پرائے سب کے سب دشمن ہو گئے۔ مگر آپؐ نے ایک دم بھر کے لئے کبھی کسی کی پرواہ نہ کی۔ یہاں تک کہ جب ابو طالب آپؐ کے چچا نے لوگوں کی شکایتوں سے تنگ آکر کہا اس وقت بھی آپؐ نے صاف طور پر کہہ دیا کہ میں اس کے اظہار سے نہیں رک سکتا۔ آپ کا اختیار ہے میرا ساتھ دیں یا نہ دیں*

پس زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے اسی طرح امر حق کے اظہار کے لئے کھولنا لازمی امر ہے یأمرون بالمعروف وینہون عن المنکر۔ مومنوں کی شان ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت ثابت کر دکھائے۔ کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اسکو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے اور انداز بیان ایسا ہونا چاہیئے جو نرم ہو۔ اور سلامت اپنے اندر رکھتا ہو اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے*

(ملفوظات ص ۲۰۴ و ۲۰۵ ج ۴)

۱۰۔ ڈاکٹر ایم۔ یونگ ایل ایل ڈی بار نے تصوف کے موضوع پر لیکچر دیا جس کی صدارت ملک عطاء الرحمان صاحب نے فرمائی۔

۱۱۔ مسس ڈی۔ ایچ۔ جارِس آنریبل سیکرٹری تھیوسوفیکل سوسائٹی نے روح کے متعلق اظہار خیال کیا اور تناسخ کے متعلق بھی اپنا رجحان ظاہر کیا کہ انسانی رُوح کیونکر دوبارہ دنیا میں ترقی کے لئے لوٹتی ہے۔

ان کی تقریر کے بعد جناب مولود احمد خاں صاحب نے روح کی پیدائش اور اس کی حقیقت پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے مفصل تقریر کی۔ اور عقلی و نقلی دلائل سے تناسخ کے خیالات کا رد کیا۔

۱۲۔ ہز ایکسیلینسی ڈاکٹر سنارید سفیر انڈونیشیا نے The Role of Islam in the cause of World Peace کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے وضاحت سے بیان کیا کہ اسلام نے دنیا کے مخصوص قومی نظریات کو بدل کر ایک عالمی قانون کی بنیاد رکھی ہے۔ اور اسلامی سیاست کو بیان فرماتے ہوئے اس بات پر زور دیا۔ کہ اسلام نے عالمی برادری اور مذہبی رواداری اور عالمی تعلقات و اتحاد کو اپنایا ہے۔ اس اجلاس کی صدارت فرماتے ہوئے مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب آف رائل کالج آف سائنس نے اسلامی نقطۂ نگاہ سے بین الاقوامی ادارہ کی تشریح کی۔

دعوتیں اور مہمان نوازی

تبلیغی و تربیتی ضروریات کے پیش نظر یہ سلسلہ بالعموم جاری رہتا ہے اس جگہ عرصہ زیر رپورٹ میں سے پانچ اہم دعوتوں کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے:۔

۱۔ مسٹر آرمسٹرونگ صاحب جو احمدی ہیں۔ لیکن ان کی اہلیہ صاحبہ ابھی احمدی نہیں ہوئیں۔ امام صاحب کی دعوت پر دو روز مشن ہاؤس میں دو دن بطور مہمان ٹھہرے مشن کے حسن سلوک اور تبلیغ سے دونو مہمانوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ جو سوالات ان کو درپیش تھے ان پر مفصل تبادلہ خیال ہوا اور تسلی بخش حل پا کر بہت ممنون ہوئے واپس جا کر مسٹر آرمسٹرونگ نے لکھا کہ اب میری بیوی نے بجائے مخالفت کے اسلامی تعلیمات میں دلچسپی لینا شروع کر دی ہے۔

سفیر انڈونیشیا کی آمد اور تقریر

۲۔ ۲۳ اگست کو احمدیہ مشن ہاؤس لندن میں سفیر انڈونیشیا ڈاکٹر سنارید اور ان کے دوستوں کو پُرتکلف دعوت دی گئی۔ جس میں جماعت کے سب دوستوں نے شمولیت کی اور حسن انتظام اور خلوص کا بہترین نمونہ پیش کیا جس سے مہمانوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ دعوت سے قبل احباب جماعت کو ہز ایکسیلینسی اور ان کے دوستوں سے "دور حاضر میں اسلام پر مشکلات" وغیرہ عنوانات پر بات چیت کرنے کا موقعہ ملا۔

ہز ایکسیلینسی نے لندن مشن اور مسجد فضل لندن کی تعمیر پر جماعت کو بہت بہت مبارکباد دی۔ مکرم مولود احمد خاں صاحب نے جماعت احمدیہ لندن کی طرف سے ہز ایکسیلینسی کو خوش آمدید کہا اور اپنی تقریر میں جماعت کی مختصر تاریخ اور مقصد احمدیت کو بیان کیا۔

ہز ایکسیلینسی نے جواباً جماعت احمدیہ لندن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا "ہم مسلمان ہیں اور دو ایسی قوموں سے تعلق رکھتے ہیں جن کی بہت سی باتیں آپس میں ملتی ہیں ہماری تاریخ، ماضی و مستقبل بھی ایک دوسرے کے بہت قریب ہے۔ اور ہمارے مقاصد کے پورا ہونے کا ایک دوسرے پر بہت انحصار ہے مجھے اس بات کی بے حد خوشی ہے کہ آپ لوگوں نے مجھے دعوت دی اور مجھے یہاں آنے کا موقع ملا اس طرح آپ سب سے بہت سی اہم باتوں پر گفتگو کا بھی موقع ملا جو ہمارے اور آپ کے مستقبل کے لئے بہت ضروری ہیں۔ آپ نے فرمایا جماعت احمدیہ سے میرا تعارف ۱۹۲۹ یا ۱۹۳۰ میں ہوا۔ جماعت کے دوستوں سے تو اتنا نہیں جتنا کہ جماعت احمدیہ کی انگریزی تصنیفات سے اور میں نے جماعت احمدیہ کے قیام اور اس کے مقاصد کو بڑی دلچسپی سے پڑھا۔ اس وقت میں انڈونیشیا میں وکالت کرتا تھا۔ اور مجھے مختلف مذاہب کو پڑھنے اور انہیں قریب سے دیکھنے کا بہت شوق تھا۔ اس طرح مجھے آپ کے خیالات، مقاصد اور احمدیت کی تعلیم پڑھنے کا موقعہ ملا۔ اور آپ لوگوں کے اسلامی تاریخ کی تحقیقات پر مکمل عبور سے میں بہت متاثر ہوں۔ اور یوں میں سمجھتا ہوں کہ آپ اسلامی تعلیمات کو بیان کرنے میں بہت آگے ہیں۔ میرے خیال میں آپ کی اسلامی سعی و کوشش ایک مکمل پیغام کی حیثیت رکھتی ہے اس نے مجھے وسعت خیال اور اسلامی رواداری سے روشناس کرایا جو تاریخ اسلام کی بنیاد ہے۔ الغرض مجھے جماعت احمدیہ سے انتہائی اتمام سے بہت اخلاص ہے۔

(باقی)

احمدیت اور ہماری ذمہ داریاں

(از مکرم میر رفیع احمد صاحب چک منگلا)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم۔ وانتم تتلون الکتب افلا تعقلون۔

ترجمہ:۔ کیا تم لوگوں کو نیکی کی نصیحت کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔ حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو۔ پھر کیا تم عقل نہیں کرتے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا وعظ و نصیحت دوسروں کو جبھی فائدہ پہنچا سکتا ہے جب تم خود بھی عمل کرتے ہو۔ کمزوریاں ہر انسان میں ہوتی ہیں اور ہم میں بھی ہیں مگر آیئے خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ہم آج سے یہ عہد کریں۔ کہ انشاء اللہ جہاں تک ہم سے ممکن ہو سکا ہم اپنی کمزوریوں کو دور کریں گے۔ اس کے لئے دعا اور کوشش کریں گے۔ اور احمدیت کو بدنام کرنے کی بجائے ہم نہایت اعلیٰ قسم کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر کے احمدیت کا بول بالا کریں گے۔ نیز احمدیت کی خاطر اپنے آپ کو ہر قسم کی قربانی کے لئے پیش کریں گے۔

خدا تعالیٰ کا سلسلہ تو ہر حال دنیا میں بڑھنا، پھلنا اور پھولنا ہے۔ مگر ہم میں سے مبارک ہیں وہ لوگ جو بُرا نمونہ پیش کر کے دوسروں کی ٹھوکر کا موجب نہیں بنتے۔ اور صحابہ کے نقش قدم پر چل کر ہر قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو احمدیت جیسی نعمت سے متمتع کیا حضرت مصلح موعود کا زمانہ ہم نے پایا۔ اس مقدس دور سے فائدہ اٹھانا ہم میں سے ہر مخلص احمدی کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم کو احمدیت کا سچا خادم بنائے اور حضرت امیر المومنین کے ان ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے کہ

"سلسلہ کا جھنڈا نیچے
نہ ہو۔ اسلام کی آواز
پست نہ ہو اللہ تعالیٰ
کا نام ماند نہ پڑے۔
قرآن سیکھو اور حدیث سیکھو
اور دوسروں کو سکھاؤ خود عمل
کرو۔ اور دوسروں سے کراؤ
زندگیاں وقف کرنے والے
ہمیشہ تم میں ہوتے رہیں اور ہر ایک
اپنی جائداد کے وقف کا عہد کرنیوالا
ہو۔ خلافت زندہ رہے اور
اس کے گرد جان دینے کے لئے
ہر مومن آمادہ کھڑا ہو صداقت
تمہارا زیور۔ امانت تمہارا حسن
اور تقوےٰ تمہارا لباس ہو خدا تعالےٰ
تمہارا ہو اور تم اس کے ہو آمین"

شیطان کے حملوں سے ہم جبھی بچ سکتے ہیں کہ پکے سچے احمدی بن جائیں۔ تاکہ ہمارا نیک نمونہ اپنوں کو بھی اور غیروں کے لئے بھی مشعل راہ کا کام دے سکے پس حقیقی نجات اسی میں ہے کہ ہم اپنی بیعت کے اقرار کو سچا کر کے دکھلا دیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اس تاریکی کے زمانہ کا نور
میں ہوں۔ اور جو شخص میری پیروی
کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور
خندقوں سے بچایا جائیگا
جو شیطان نے تاریکی میں چلنے
والوں کے لئے تیار کئے ہیں"

پس ہمیں چاہیئے کہ ہم عملی زندگی اختیار کریں۔ قرآن پڑھیں اور اس کے سمجھنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کریں اور اپنی اولادوں کی صحیح رنگ میں تربیت کریں تاکہ ہم خود بھی اور ہماری نسلیں بھی زمانہ کی زہریلی ہواؤں سے محفوظ رہ سکیں۔

اگر ہم اپنی ذمہ داری کو سمجھیں گے تو نہ صرف خود اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کے مستحق ہونگے بلکہ ہمارے نیک نمونہ سے جو کوئی اور لوگ بھی فائدہ اٹھائیں گے ان کا ثواب بھی قیامت تک ہم کو ملتا رہیگا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنا صحیح مقام اور ذمہ داریاں سمجھنے اور اس کے مطابق قربانیاں کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

درخواست دُعا

میری اہلیہ عرصہ آٹھ ماہ سے بعارضہ قلب بیمار چلی آتی ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار مستری محمد اسمٰعیل دار الرحمت وسطی ربوہ)

قوّتِ ارادی کو بڑھانے کے چودہ ۱۴ گر

یہ گُر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء المسمّٰی بہ "منہاج الطالبین" میں سے لئے گئے ہیں۔ بعض جگہ اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ مگر زیادہ تر الفاظ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہی کے قائم رکھے گئے ہیں۔ (خاکسار قریشی محمد حنیف قمر سائیکل سیاح)

اوّل گُر

اس آیت کا انسان ورد کرے۔ وما خلقت الجنّ والانس الا لیعبدون (الذاریٰت ع۳) خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں نے انسان کو صرف عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ یعنی اپنا بندہ بننے کے لئے پیدا کیا ہے۔ انسان اس بات کا خیال کرے اور کہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی پیدائش رائیگان نہیں جا سکتی۔ میں ضرور اس کا عبد بنوں گا۔ یہ بار بار سوچے اور غور کرے کہ بھلا کبھی یہ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے عبد بننے کے لئے پیدا کرے اور میں کچھ اور بن جاؤں۔

دوسرا گُر

اس آیت کے مضمون پر غور کرے۔ کہ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم (التین ع۱) خدا تعالیٰ نے مجھے بہترین طاقتیں دے کر بھیجا ہے۔ جو نیکی بھی انسان کے لئے ممکن ہے۔ وہ میرے لئے بھی ممکن ہے۔ پھر میں کس طرح گر سکتا ہوں۔ بار بار اس پر غور کرنا چاہیئے۔

تیسرا ۳ گُر

اس آیت کا ورد کرے۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید (ق ع۲) اس رنگ میں اس کا مفہوم سوچے اور اسے ذہن میں نقش کرے۔ کہ مجھے خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور وہ ان باریک در باریک وساوس کو جانتا ہے جو دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ خدا جھٹ ان وسوسوں کو مٹا سکتا ہے۔ اس آیت میں بندہ کو تسلی دی گئی ہے۔

چوتھا گُر

اس آیت پر غور کرے وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنٰفقین لا یعلمون (المنٰفقون ع۱) اس کے متعلق اس طرح سوچے کہ میں مومن ہوں۔ اور مومن کسی سے مغلوب نہیں ہو سکتا۔ پھر کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ میری قوت ارادی غالب نہ آئے۔

پانچواں گُر

یہ آیت پڑھا کرے۔ ان عبادی لیس لک علیھم سلطان (الحجر ع۳) خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے بندوں پر شیطان کا قبضہ نہیں ہے۔ وہ سوچے میں خدا کا بندہ ہوں۔ اور خدا کے بندوں پر شیطان کا تسلط نہیں ہو سکتا۔ پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ بدی مجھ پر غالب آ جائے۔

چھٹا گُر

یہ آیت پڑھے۔ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ اور یہ خیال کرے کہ میں خدا تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ میں مومن ہوں اور مومن کو سوائے خدائے تعالیٰ کے کسی کا خوف نہیں ہو سکتا۔

ساتواں گُر

اس آیت پر غور کرے۔ نحن اولیٰؤکم فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاخرۃ (حٰم السجدۃ ع۴) جو مومن ہوتا ہے۔ اس پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ ہم تمہارے مددگار ہیں۔ پھر تم کیوں گھبراتے ہو۔

آٹھواں گُر

آیت ولا تایئسوا من روح اللہ انہ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکٰفرون (یوسف ع۱۰) پڑھے۔ اور سوچے کہ میں مشکلات سے مایوس نہیں ہو سکتا۔ مایوسی موت ہے۔ جسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اگر ارادہ نہیں مانتا تو میں اسے سیدھا کر کے چھوڑوں گا۔

نواں گُر

یہ آیت زیر غور رکھے۔ یا یتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی (الفجر ع۱) میں مطمئن ہوں اور غیر محدود امیدیں میرے سامنے کھڑی ہیں۔ پھر مجھے کیا گھبراہٹ ہو سکتی ہے۔ جب کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ اور فرماتا ہے۔ کہ جا اس جنت میں داخل ہو جا۔ جو کبھی برباد نہیں ہو سکتی

دسواں گُر

حدیث یوضع لہ القبول زیر نظر رہنی چاہیئے اور سوچنا چاہیئے کہ مومن کے متعلق تو اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ اس کی قبولیت دنیا میں پھیلائی جائے گی۔ اور وہ ذلیل نہیں ہوگا۔ اس سے بھی قوت ارادی بڑھتی ہے۔

گیارھواں گُر

وسخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض جمیعاً منہ ان فی ذالک لاٰیٰت لقوم یتفکرون (جاثیہ ع۲) اس آیت پر غور کرنا چاہیئے۔ یہ خیال کرے کہ سب ناکامیاں لالچ اور حرص سے پیدا ہوتی ہے مگر مجھے کسی چیز کی حرص نہیں ہے کیا پہلے ہی خدا تعالیٰ نے میرے لئے سب کچھ نہیں بنا چھوڑا۔

بارھواں ۱۲ گُر

محمد رسول اللہ والذین معہ اشدّاء علی الکفار رحماء بینھم (فتح ع۴) یہ سوچے کہ بد خیال۔ بد ارادے اور بد تحریکیں میرے دل میں ہرگز داخل نہیں ہو سکتیں کیونکہ میں اس امت میں سے ہوں جس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے اشدّاء علی الکفار رحماء بینھم۔ کہ وہ کافروں کا اثر قبول نہیں کرتے۔ بلکہ مومنوں کا اثر قبول کرتے ہیں۔

تیرھواں گُر

کونوا مع الصادقین (توبہ ع۱۵) کا ورد کرے . . . . . . اور اس حدیث کو سوچے لا یشقیٰ جلیسھم یہ خیال کرے کہ جو نیک ارادے میرے دل میں پیدا ہوتے ہیں وہ دوسروں پر اثر کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ نیکوں کے پاس جاؤ اگر میرا کسی پر اثر نہیں ہوتا تو پھر میں مومن نہیں ہو سکتا۔

چودھواں گُر

اس بات پر غور کرے کہ خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا ہے۔ وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد افاین مت فھم الخٰلدون (انبیاء ع۳) ہم نے نہ تجھے اور نہ کسی اور انسان کو ہمیشہ اس دنیا میں رہنے کے لئے بنایا ہے۔ انسان خیال کرے کہ جب مجھے ہمیشہ اس دنیا میں نہیں رہنا تو مجھے اپنے وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

ان چودہ باتوں سے قوت ارادی کو وہ طاقت حاصل ہو جاتی ہے کہ وہ جذبات اور احساسات کو دبا لیتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ انسان ان باتوں پر پورے طور پر غور و فکر کرے۔"

(منہاج الطالبین ص۱۰۳)

مرسلہ عاجز قریشی محمد حنیف قمر سائیکل سیاح از ٹوپی ضلع مردان

لاہور میں تربیتی کلاس کا انعقاد

مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن متوجہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ایک تربیتی کلاس کے انعقاد کا پروگرام بنایا گیا ہے یہ کلاس صرف ایک ہفتہ کے لئے جاری کی جائے گی اور ماہ مئی ۵۹ء کے اوائل یعنی ۳ مئی ۵۹ء اتوار کے روز سے شروع ہو کر ۹ مئی ۵۹ء ہفتہ کے روز ختم ہوگی

اس کلاس کا پروگرام نہایت مفید اور دلچسپ بنایا گیا ہے۔ جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے بالکل انوکھا اور منفرد ہوگا۔

جماعت کے متعدد سربرآوردہ اصحاب کو اس کے لئے مدعو کیا گیا ہے

مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ سے بعض چوٹی کے علماء کی آمد متوقع ہے۔

اس کلاس کے علاوہ دوسرے پروگرام کے قرآن کریم اور احادیث کا درس سبقاً سبقاً دیا جائیگا۔

قائدین لاہور ڈویژن سے استدعا ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس میں تحریک کر کے خدام کو اس میں شمولیت کے لئے تیار کریں — اور جو دوست شریک ہونا چاہیں ان کے ناموں سے ۲۵ اپریل ۵۹ء تک مطلع فرمائیں تاکہ احباب کی رہائش اور خورد و نوش کا انتظام بطریق احسن کیا جا سکے۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور۔ معرفت: دی سائیکل ہاؤس نیلا گنبد لاہور)

تعلیمی کمیٹیاں قائم کی جائیں

امراء پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی توجہ پھر اس طرف مبذول کی جاتی ہے کہ وہ مقامی طور پر تعلیمی کمیٹیاں اپنی نگرانی میں قائم کریں۔ جن کے سیکرٹری مقامی سیکرٹری تعلیم ہوں۔ آج کل چونکہ میٹرک کے امتحانات ختم ہو چکے ہیں۔ اور ایف۔ اے وغیرہ کے شروع ہو رہے ہیں۔ اس لئے والدین اور طلباء کی آئندہ تعلیم کے لئے مناسب راہنمائی ضروری ہے چونکہ بغیر صحیح لائن پر تعلیم حاصل کرنے کے نئی پود کی زندگی اور والدین کے اخراجات کے ضائع جانے کا احتمال ہے۔ اس کے متعلق نظارت کو باخبر رکھنا چاہیئے۔ کہ مقامی تعلیمی کمیٹی نے کیا کارروائی کی ہے۔

(ناظر تعلیم)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے۔ اور

— تزکیۂ نفس کرتی ہے —

مسئلہ تعدد ازدواج اور لجنات اماء اللہ

(از مکرم جناب ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

نظارت اصلاح وارشاد میں ایک رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ ایک شخص نے ضرورت کے ماتحت ایک بیوہ عورت سے نکاح کیا اور وہ بھی اپنی پہلی بیوی کی رضامندی سے۔ مگر بعض عورتوں نے مسئلہ سے ناواقفیت اور جہالت سے ان کی بیوی کو جاکر کہا کہ یہ تمہاری غلطی ہے کہ تم نے رضامندی کا اظہار کردیا تم کو اجازت نہیں دینی چاہئیے تھی۔ اس طرح ان کی بیوی کے انشراح کو انقباض کی صورت میں تبدیل کرنے کی کوشش کی۔ افسوس ہے کہ باوجودیکہ اس مسئلہ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں وضاحت موجود ہے پھر بھی اس قسم کی جہالت پائی جاتی ہے۔ اسلام تو اجازت دیتا ہے کہ ہر ایک مسلمان دوسری شادی کر سکتا ہے۔ مگر وہ خیال کرتی ہیں کہ اسلام کی اجازت کے بعد ان کی بیوی کی اجازت بھی ضروری تھی۔

اس مسئلہ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(۱) "ہمارے اس زمانہ میں بعض خاص بدعات میں عورتیں بھی مبتلا ہیں۔ وہ نکاح کے مسئلہ کو نہایت بُری نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ گویا اس پر ایمان نہیں رکھتیں۔ ان کو معلوم نہیں کہ خدا کی شریعت ہر ایک قسم کا علاج اپنے اندر رکھتی ہے پس اگر اسلام میں تعدد نکاح کا مسئلہ نہ ہوتا تو اس صورت میں کہ جو مردوں کے لئے نکاح ثانی کے لئے پیش آجاتی ہیں اس شریعت میں ان کا کوئی علاج نہ ہوتا۔ مثلاً اگر عورت دیوانہ ہو جائے یا مجذوم ہو جائے یا ہمیشہ کے لئے کسی ایسی بیماری میں گرفتار ہو جائے جو بیکار کر دیتی ہے یا کوئی ایسی صورت پیش آجائے کہ عورت قابل رحم ہو مگر بیکار ہو جائے اور مرد بھی قابل رحم کہ وہ تجرد پر صبر نہ کر سکے۔ تو اس صورت میں مرد کے قویٰ پر یہ ظلم ہے۔ کہ اس کو نکاح ثانی کی اجازت نہ دی جائے درحقیقت خدا کی شریعت نے انہی امور پر نظر کر کے مردوں کے لئے یہ راہ کھلی رکھی ہے اور مجبوریوں کے وقت عورتوں کے لئے بھی راہ کھلی ہے کہ اگر مرد بیکار ہو جائے تو حاکم کے ذریعہ سے خلع کرالیں جو طلاق کا قائم مقام ہے۔ خدا کی شریعت دوا فروش کی دوکان کی مانند ہے۔ پس اگر دوکان ایسی نہیں ہے جس میں سے ہر ایک بیماری کی دوا مل سکتی ہے تو وہ دکان چل نہیں سکتی۔ پس غور کرو کیا یہ سچ نہیں کہ بعض مشکلات ایسے پیش آجاتے ہیں جن میں وہ نکاح ثانی کے لئے مضطر ہوتے ہیں۔ وہ شریعت کس کام کی جس میں کل مشکلات کا علاج نہ ہو" (کشتی نوح)

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

(۲) "بعض جاہل مسلمان اپنے ناطہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہیں کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی بھی ہے یا نہیں پس اگر پہلی بیوی موجود ہے تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہتے۔ سو یاد رکھنا چاہئیے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہیں اور ایک طور سے وہ عورتوں کے مددگار ہیں۔ جو اپنے خاوندوں کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں۔ سو ان کو بھی خدا تعالےٰ سے ڈرنا چاہئیے"

(فتاویٰ احمدیہ جلد دوم صفحہ ۹۸)

لجنات اماء اللہ کو چاہئیے کہ اپنے اجلاسوں میں یہ مسائل بھی بیان کروائیں۔ تاکہ جہالت دور ہو۔ اور خدا تعالےٰ کے احکام پر شرح صدر سے ایمان حاصل ہو۔

ایک جگہ تعدد ازدواج کے سلسلہ میں حضور فرماتے ہیں:۔

(۳) "تعدد ازدواج کی نسبت اگر ہم تعلیم دیتے ہیں تو صرف اس لئے کہ معصیت میں پڑنے سے انسان بچا رہے۔ اور شریعت نے اسے بطور علاج کے ہی رکھا ہے کہ اگر انسان اپنے نفس کا میلان اور غلبہ شہوات کی طرف دیکھے اور اس کی نظر بار بار خراب ہوتی ہو تو زنا سے بچنے کے لئے دوسری شادی کرے۔ لیکن پہلی بیوی کے حقوق تلف نہ کرے"

(الحکم ۲۴ فروری ۱۹۰۲ء)

احمدی مستورات کو یہ بھی سمجھنا چاہئیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غرض "یحیی الدین ویقیم الشریعۃ" (تذکرہ) کہ وہ دین کو زندہ کرے گا۔ اور شریعت کو قائم کرے گا۔ پس جہاں حضور نے دین کو زندہ کیا وہاں شریعت کو بیان کرنا بھی ضروری ہے۔

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے والد صاحب ملک سراج الدین صاحب آف سمبڑیال تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا کرے آمین (ملک منیر احمد پرو شادی ضلع حیدرآباد)

گرمولا ورکاں میں پہلی مسجد احمدیہ کا سنگِ بنیاد

مورخہ ۱۲؍۴؍۵۹ نو بجے صبح مکرم راجہ خورشید احمد صاحب منیر (شاہد) واقف زندگی مربی سلسلہ احمدیہ گرمولا ورکاں ضلع گجرانوالہ کی پہلی مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھا اور دعا کرائی۔ دعا کے بعد حاضرین اور بچوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس مسجد کو ہمیشہ آباد رکھے۔ اور مقامی جماعت کو مسجد کا رونق بننے کی توفیق دے۔ اور دینی و دنیوی ترقیات عطا کرے۔ نیز جن احباب نے مسجد کے بنانے میں تعاون کیا ہے انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

خواجہ عبد العزیز
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ

رسالہ تشحیذ کے خریداروں سے

احمدی بچوں کا رسالہ تشحیذ مورخہ ۱۶؍ اپریل کو پوسٹ کر دیا گیا ہے اور جملہ خریداروں کو بھجوا دیا گیا ہے۔ اگر کسی خریدار کو ۲۰ تاریخ تک پرچہ نہ ملے تو وہ فوراً اطلاع دیں۔ تاکہ پرچہ دوبارہ بھجوایا جا سکے۔ ماہ اپریل میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہو رہا ہے انہیں بذریعہ خطوط اطلاع بھجوائی جا چکی ہے۔ ان کی خدمت میں عنقریب وی۔پی بھیجا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ وہ وصول کر کے تشحیذ سے تعاون کا ثبوت دیں گے اور وی پی واپس کر کے مالی لحاظ سے تشحیذ کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ (مینجر)

"اسلام دنیا کے کناروں تک"

شعبہ اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ کراچی کا شائع کردہ پوسٹر جس میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی۔ بیرونی مشنز اور مساجد نقشہ کی صورت میں دکھائے گئے ہیں۔ کارڈ آنے پر مفت طلب فرمائیں۔

سیکرٹری اصلاح وارشاد
جماعت احمدیہ۔ احمدیہ ہال میگزین لین کراچی

اعزاز

عزیز ڈاکٹر عبد الحمید صاحب لنڈن سے بخیریت کراچی پہنچ گئے ہیں۔ آپ کو مورخہ ۲۳ مارچ کو صدر مملکت پاکستان نے تمغہ قائد اعظم عطا فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ یہ اعزاز ان کے لئے۔ ان کے خاندان۔ جماعت اور ملک وملت کے لئے مبارک ہو۔ آمین

(میاں) محمد شریف پنشنر ای۔اے۔سی دار الصدر ربوہ

دعائے مغفرت

میری اہلیہ امۃ القدیر جو کہ مکرم منشی عبد السمیع صاحب کپورتھلوی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لڑکی اور حضرت منشی عبد الرحمٰن صاحب کپورتھلوی (جو ۳۱۳ صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے) کی پوتی تھی مورخہ ۱۵؍ اپریل ۵۹ء کو بقضاء الٰہی بوقت دو بجے بعد دوپہر وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مورخہ ۱۶؍ اپریل ۱۹۵۹ء کو بعد نماز ظہر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا دیا اور ان کے دادا صاحب کی خدمت سلسلہ کا ذکر فرمایا۔ قریباً ۶ بجے مرحومہ کو سپرد خاک کیا گیا۔

مرحومہ بہت نیک تھیں۔ امسال ماہ رمضان میں پشاور سے درس القرآن و حدیث اور روزوں کے لئے ربوہ آئیں اور یہاں مہمان خانہ میں ٹھہریں۔ بعد ازاں اسی جگہ وفات پائی مرحومہ نے اپنے پیچھے چھوٹی عمر کے چار لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے اور پسماندگان کے صبر جمیل کیلئے دعا فرمائیں۔

(مولا بخش کانز ریڈیو۔ پشاور چھاؤنی)

(۲) خاکسار کے دادا جان مکرم ملک حسن محمد خان صاحب آف سمبڑیال جو کہ پرانے صحابہ میں سے تھے۔ مورخہ ۱۶؍ اپریل ۱۹۵۹ء کو کراچی میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ لایا جا رہا ہے۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک عبد المجید۔ مجید آئرن سٹور گول بازار ربوہ)

(۳) میری شادی پر چودہ برس کا عرصہ گذر چکا ہے لیکن اولاد سے محروم ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے اولاد کی نعمت سے نوازے۔ (خلیل الدین احمد خان لنگی مولوی فاضل)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۳۲۱۴:- منکہ سید ابوالحسن احمدی ولد حضرت مولوی سید سعد الدین مرحومؓ قوم سادات پیشہ زمینداری عمر تخمیناً ترسیٹھ سال پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی ڈاکخانہ خاص سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ۔ آج بتاریخ ۲۶ر مارچ ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت میری جائیداد کل زرعی اور غیر زرعی تخمیناً چار مان دو گونٹھ ہے۔ جس کے کچھ حصے پر خام مکان بھی تعمیر ہے۔ جسے میرے عزیز فرزند میاں سید عبدالقیوم نے تعمیر کیا ہے وہ تو اس کی ملکیت ہے۔ اس کے تحت کی زمین تقریباً دو گونٹھ پانچ لبوے اور عزیز موصوف کی والدہ مرحومہ کے حق مہر کے عوض خانہ باغ کی زمین جو تقریباً ۷ گونٹھ گیارہ لبوے اور میری موجودہ بیوی سیدہ امۃ الکریم کے حق مہر کے عوض جھاڑ و کھنڈ کی زمین جو تقریباً آٹھ گونٹھ خود کاشت ہے۔ ان کو اس سے منہا کرنے کے بعد باقی زمین ۳۔ مان ۹۔ گونٹھ رہتی ہے۔ جس کی قیمت موجودہ بھاؤ کے حساب سے ایک ہزار آٹھ روپیہ بنتی ہے۔ اس کے دسواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

اگر میں نے اپنی زندگی میں دسواں حصہ کی قیمت ادا کر کے صدر انجمن احمدیہ سے رسید حاصل کرلی تو میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کا میری جائیداد پر کوئی حق نہ ہوگا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

نوٹ:- مذکورہ بالا زمین کے علاوہ کچھ زمین اور بھی ہے۔ جو میرے بھائی خود تا عمر اقتصر یر بقیہ حیات ہیں اور ایک بھائی متوفی کی اولاد کے درمیان اور دوسرے شرکاء کے درمیان مشترک ہے۔ جس کا خزانہ تو وصول ہوتا ہے۔ مگر سرکاری لگان وغیرہ کی ادائیگی میں چونکہ تمام شراکت دار وقت پر اپنا اپنا حصہ ادا نہیں کرتے اس لئے اس کی آمد تقریباً ساری کی ساری اس میں لگ جاتی ہے۔ بلکہ زائد گرہ سے بھی دینا پڑتا ہے۔ اگر کسی سال کچھ آمد اس کی ہوئی۔ تو میں اقرار کرتا ہوں اس کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔

العبد:- سید ابوالحسن احمدی موصی

گواہ شد:- خاکسار سید بدرالدین احمد عفی عنہ موصی نمبر ۵۳۸۳ سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سونگھڑہ۔

گواہ شد:- سید محمود احمد احمدی موصی۔ پراونشل امیر اڑیسہ۔ ساکن کوسمبی ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک۔ گواہ شد:- سید عبدالقیوم ولد سید ابوالحسن احمدی

نمبر ۱۳۲۱۵ منکہ زینب بی بی زوجہ محمد صادق صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر اٹھائیس سال پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۴/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری حسب ذیل جائیداد۔ میرے زیورات دو ڈنڈیاں طلائی بوزن ۱/۲ ۱ تولہ قیمت ڈیڑھ صد روپیہ اور مہر مبلغ -/۲۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ کل میزان -/۳۵۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور آئندہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی میں وصیت شدہ رقم کو اپنی زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کرونگی اگر ادا نہ کرسکوں۔ تو میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان وصول کرے گی۔ نیز میرے مرنے پر جو ترکہ ثابت ہو۔ اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ آئندہ اگر آمد ہوئی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی

الامۃ نشان انگوٹھا زینب بی بی صاحبہ زوجہ محمد صادق صاحب لنگی۔ گواہ شدہ محمد صادق لنگی ولد وریام الدین صاحب درویش قادیان ۲۶/۴/۵۸ وصیت ۱۱۶۴۲ گواہ شدہ بشیر احمد محمد اسماعیل درویش قادیان ۲۶/۴/۵۸ وصیت ۹۰۴۹

درخواست دعا

برادرم عزیزم عبدالحمید خان چند دنوں سے حیدرآباد میں بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب سے اس کی شفائے عاجل اور کامل کے لئے متوجانہ درخواست ہے (عبدالمنان ٹیلر ماسٹر گولبازار ربوہ)

اعلان نکاح

صوفی عبدالحمید پسر صوفی عبدالرحیم کا نکاح امۃ الحی بنت صوفی عبدالغفور صاحب سے بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر میاں فضل کریم وکیل نے مورخہ ۱۲ر اپریل ۱۹۵۹ء بھیرہ میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک ہو۔ (صوفی عبدالشکور)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

بظاہر یہ ایک سادہ سا مسئلہ ہے اور وہ یہ ہے کہ مزدور اور آجر کے باہم تعلقات کیسے ہونے چاہئیں کہ مزدور بھی ایک شہری کی آرام دہ زندگی گزار سکے اور آجر بھی نقصان میں نہ رہے۔ ملک کی صنعت و حرفت ترقی نہیں کرسکتی جب تک ملک میں بڑی بڑی فیکٹریاں اور کارخانے نہ ہوں۔ اور بڑی بڑی فیکٹریاں اور کارخانے اس وقت تک نہیں چل سکتے جب تک کام کرنے والے مزدور میسر نہ ہوں۔ اگر اس مسئلہ کو اس طرح حل کیا جائے تو زیادہ پیچیدگیاں پیدا نہیں ہوسکتیں۔ لیکن حرص اور لالچ مفاد پرستی ایسے عنصر ہیں جو اس مسئلہ کو اتنا سادہ نہیں رہنے دیتے۔ آجر چاہتا ہے کہ وہ کم سے کم مزدوری دے اور زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرے۔ چونکہ سرمایہ اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے اس لئے وہ مزدوروں کو سستا خرید سکتا ہے جن کو احتیاج عامل کرنے کی ہر وقت ضرورت رہتی ہے

فی زمانہ آجر اور سرمایہ دار کا مقابلہ کرنے کے لئے مزدوروں کو قانوناً اجازت دی گئی ہے کہ وہ ایسی انجمنیں بنائیں جو مزدوروں کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کریں۔ یہ انجمنیں دراصل آجر کی مالی طاقت کا جواب ہیں۔ اس کا نتیجہ آجر اور مزدور کی جنگ زرگری ہی ہوسکتا تھا۔ ہڑتالیں اس وقت تک مزدوروں کا بہترین ہتھیار سمجھی جاتی ہیں۔ خاص کر اگر دونوں طرف سے متشددانہ حرص و ہوا سے کام لیا جائے۔ تو ملک وقوم کو نقصان کے علاوہ اس طرح خود آجر اور مزدور کو سخت نقصان ہوتا ہے۔ بعض اوقات تو فساد کی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ چنانچہ اس کی مثالیں روز سننے میں آتی رہتی ہیں

ہماری موجودہ حکومت نے عمال پالیسی کے اہم نکات پر عمل درآمد کرنے کے اقدام کا تفصیلی پروگرام شائع کیا ہے۔ کراچی میں اپنی پریس کانفرنس میں لفٹنٹ جنرل برکی نے کہا ہے کہ ترمیم شدہ عمال پالیسی کی تشکیل میں جن خاص باتوں پر زیادہ زور دیا گیا ہے وہ یہ ہیں۔ زیادہ پیداوار۔ دولت کی مساوی تقسیم۔ آئی ایل او کنونشنوں کی دفعات کے مطابق طریق کار کے بہتر حالات اور ٹریڈ یونینوں کی صحت مند ترقی وغیرہ وغیرہ

ہماری پختہ رائے ہے کہ حکومت نے جو تفصیلی پروگرام شائع کیا ہے۔ اگر اس پر عملدرآمد ہوا۔ تو ہمارے ملک میں یہ مسئلہ بہترین صورت اختیار کرلے گا۔ اور آجر اور مزدور دونو خوشحالی کی زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ اور ملک بھی بہت سے نقصان سے بچ جائے گا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

(۱) دستخط کنندہ ذیل کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے سربمہر ٹنڈر ۱۲ر اپریل ۵۹ء کے بارہ بجے دوپہر تک مقررہ فارموں پر مطلوب ہیں۔ یہ فارم اس دفتر سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے ۱۲ر اپریل ۱/۲ ۱۱ بجے قبل دوپہر تک حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ٹنڈرز اسی روز ۱/۲ ۱۲ بجے بعد دوپہر سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نوعیت کام	تخمینہ مقدار	زرضمانت جو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا
(۱) کیرن ہاسپٹل ہیڈ کوارٹر آفس اور ڈی ایس آفس لاہور ورکشیڈ اور ریٹائرنگ روم لاہور میں خس کی پرانی ٹٹیوں اور چقوں کی مرمت اور انہیں لگانا۔	۴۸۹۴ مربع فٹ	-/۵۰ روپے
(۲) کیرن ہاسپٹل ہیڈ کوارٹر اور ڈی ایس آفس لاہور میں خس کی نئی چقوں کی فراہمی اور انہیں لگانا۔	۱۱۵۵۰ مربع فٹ	-/۲۰۰ روپے

- صرف وہی ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج ہوں ٹنڈر داخل کریں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں فوری طور پر اپنے نام ۲۸ر اپریل سے پہلے پہلے رجسٹرڈ کرا لینے چاہئیں۔
- تفصیلی شرائط اور دیگر کوائف زیر دستخطی کے دفتر میں ایام کار میں سے کسی روز بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت والے یا کسی ٹنڈر کو ضرور منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔ مذکورہ بالا کام ۱۵ر مئی ۱۹۵۹ء تک مکمل ہونے ضروری ہیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور

آئین ساز کمیشن نومبر ۵۹ء تک قائم ہو جائے گا"

لندن کے اخبار "آبزرور" سے صدر جنرل محمد ایوب خاں کا انٹرویو

لنڈن ۲۰ اپریل صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خان نے لندن کے آزاد خیال اخبار "آبزرور" کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے یہ امید ظاہر کی ہے کہ پاکستان کے لئے نیا آئین مرتب کرنے کی خاطر کمیشن نومبر تک مقرر کر دیا جائے گا ۔ جو اپنا کام چھ ماہ کی مدت میں مکمل کرے گا ۔ اس کے بعد اس آئین پر دو مرحلوں میں استصواب رائے عام کیا جائے گا ۔ آپ نے کہا پاکستان کو صحیح طور پر منتخب بہترین انتظامیہ کی ضرورت ہے ۔ اس کے بعد سیاسی پارٹیوں کی بحالی میں کوئی ہرج نہیں ہوگا ۔

"آبزرور کے نامہ نگار نے صدر جنرل ایوب سے اپنے انٹرویو کی روئیداد پیش کرتے ہوئے لکھا ہے :۔

صدر ایوب سے جس کسی کو ملاقات کا موقع ملتا ہے ۔ وہ انہیں نہایت با مروت اور خوش خلق انسان پاتا ہے ۔ اور اس طرح ان سے متاثر ہوتا ہے ۔ صدر ایوب کی ذات میں خود اعتمادی کوٹ کوٹ کر بھری ہے ۔ ان کے سر پر اقتدار کا کوئی جنون سوار نہیں وہ سیاسیات پر کھل کر بات کرتے ہیں ۔ اور کسی شخص کو ان سے گفتگو کر کے ذرہ بھر احساس نہیں ہو سکتا ۔ کہ حالات ۔ واقعات اور معاملات پر ان کی نظر گہری نہیں یا یہ کہ پاکستان کی تاریخ اب تک جن مرحلوں سے گزری ہے ۔ ان پر ان کی بصیرت ہمہ گیر نہیں ۔ ان کے مزاج میں جو ذہانت اور دانش مندی موجود ہے ۔ وہ ان کی گفتگو سے صاف جھلکتی ہے

تمام اضلاع میں قیمتوں پر کنٹرول کے لئے کمیٹیاں مقرر کی جائیں

ڈپٹی کمشنروں کو حکومت مغربی پاکستان کی ہدایت

ملتان ۱۹ اپریل ۔ ذمہ دار حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے صوبے کے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع میں فوراً قیمتوں پر کنٹرول کے لئے کمیٹیاں مقرر کر دیں ۔ قیمتوں پر کنٹرول کی ان اضلاعی کمیٹیوں میں خوراک صنعت اور پولیس کے محکموں کے افسروں کے علاوہ تجارت اور کاروبار کے نمائندے بھی شامل ہوں گے تاکہ مختلف اشیاء کی قیمتوں پر کنٹرول کو موثر بنایا جائے اور عوام الناس کی پریشانیاں کم کی جا سکیں ۔ بعض اضلاع میں ایسی کمیٹیوں کی تشکیل کا کام پہلے ہی شروع کر دیا گیا ہے تاکہ حکومت کی ہدایت کے مطابق جلد از جلد کام شروع کیا جا سکے ۔

کراچی یونیورسٹی کیلئے مرکزی گرانٹ

کراچی ۲۰ اپریل ۔ مرکزی حکومت نے کراچی یونیورسٹی کی گرانٹ میں کافی اضافہ کر دیا ہے ۱۹۵۱-۵۲ء میں اسے بارہ لاکھ ۲۳ ہزار روپے کی گرانٹ ملی تھی ۔ جو ۱۹۵۸-۵۹ء میں چالیس لاکھ روپے تک پہنچ گئی ۔

۱۹۵۱-۵۲ء میں یونیورسٹی کو اپنے غیر مستقل اخراجات کے لئے مرکز سے چار لاکھ چودہ ہزار اور مستقل اخراجات کے لئے آٹھ لاکھ نو ہزار روپے کی گرانٹ دی گئی ۱۹۵۸-۵۹ میں یہ اخراجات بیس بیس لاکھ روپے تک پہنچ گئے

مرکزی حکومت نے ۱۹۵۱-۵۲ء سے ۱۹۵۸-۵۹ء تک یونیورسٹی کے مستقل اور غیر مستقل اخراجات کے لئے دو کروڑ سولہ لاکھ روپے کی رقم دی ہے ۔ اس میں وہ رقم بھی شامل ہے جو یونیورسٹی اور اس سے متعلق عمارتوں کی تعمیر کے لئے دی گئی ہے تاہم اس میں انیس لاکھ روپے کی وہ امداد شامل نہیں ہے ۔ جو معاشرتی ترقی کے فنڈ کے لئے دی گئی ہے ۔ ۱۹۵۸-۵۹ء میں یونیورسٹی کو انٹر کالج ایکسچینج پروگرام کے تحت انسٹی ٹیوٹ آف پبلک اینڈ بزنس ایڈمنسٹریشن کے لئے بھی پونے دو لاکھ روپے کی گرانٹ دی گئی ۔

محترم ملک حسن محمد صاحب کی وفات

(بقیہ صفحہ اول)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے نماز جنازہ کے بعد حضرت میاں صاحب ممدوح نے جنازہ کو کندھا بھی دیا ۔ محترم جناب ملک صاحب مرحوم کی نعش نماز جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں دفن کی گئی ۔ محترم ملک صاحب مرحوم نے ۱۹۰۳ء میں تحریری طور پر اور ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا ۔ پسماندگان میں محترم ملک صاحب مرحوم کے تین صاحبزادے ہیں ۔ مکرم غلام نبی صاحب ڈسکہ مکرم ملک نصر اللہ خاں صاحب لشوار ٹریڈنگ کمپنی کراچی مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ملک صاحب مرحوم کے درجات بلند کرے ۔ اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان کا دین و دنیا میں حامی و ناصر ہو ۔ آمین ۔

اعلان نکاح

میرے لڑکے چوہدری محمد سلطان اکبر صاحب بی ۔ اے آنرز کا نکاح علیمہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد خاں صاحب گھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ سے بعوض مہر تین ہزار روپے ۱۹ ۔۔ ۵۹ کو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا ۔

احباب دعا فرماویں یہ رشتہ فریقین کے لئے بابرکت ہو اور اللہ تعالیٰ اسے مثمر ثمرات حسنہ کرے ۔ آمین

والسلام

خاکسار ہدایت اللہ عفی اللہ عنہ نمبردار چک ۳۵ جنوبی سرگودھا